Vol.6 No.4 2023

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

مرتضیٰ اشعر کی نعت نگاری: تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

Murtaza Ashar's Naat Writing: Research and Critical Study

ڈاکٹر محمد شفیق آصف

صدر شعبہ اردو و انچارج ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز اینڈ ہیومینیٹیز

یونیورسٹی آف میانوالی

محمد عمیر آصف

پی ایچ ڈی اسکالر اردو، الحمد اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

سیدہ حمیرا عابد

پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی

ڈیرہ اسماعیل خان

Abstract:

Murtaza Ashar is a versatile literary person; he is a poet and prose writer as well as an editor of magazine. He has done a lot of work for the promotion of Hamd, Naat and Salam in Multan. Murtaza Ashar's naat writing is a reliable reference to him. He has also compiled several books on these genres. He is a great poet and naat writer. His Naatiya poetry is a full expression of devotion to Prophet Muhammad (PBUH). Murtaza Ashar has proved that he is capable of presenting his devotion for our Nabi (PBUH) from different angles by writing Hamd, Naat, Salam and Naatiya Mahiye. Murtaza Ashar's naats are a expression of love and truth.

نعت کی صنف حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس اور صفاتِ عالیہ کے لیے مخصوص ہے۔ نعت گوئی آپ ﷺ سے عقیدت و محبت کے گہرے اور بے کراں جذبوں کو لفظوں کی صورت میں سجانے کا عقیدت افروز ذریعہ ہے۔ نعت ہر مسلمان کے دل سے نکلی ہوئی وہ آواز ہے جو عقیدت اور مؤدت کی حدت کے ساتھ ساتھ انسان کی نہایت اعلیٰ قلبی واردات کی مظہر ہے۔ حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

''انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہو تا جب تک اس کو میری محبت اولاد، ماں، باپ اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔''

(صحیح بخاری و مسلم)

عشقِ رسول ﷺ اور حبِ رسول ﷺ کسی بھی مسلمان کے ایمان کی تکمیل کے لیے از حد ضروری ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ عشقِ رسول ﷺ آخرت میں بخشش کا ذریعہ ہے۔ نعت وہ صنفِ سخن ہے جس میں شاعر عشقِ رسول ﷺ میں ڈوب کر توصیفِ نبی ﷺ بیان کرتا ہے۔ لغوی اعتبار سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ نعت عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف اور شان بیان کرنے کے ہیں، اسی طرح ''نور اللغات'' میں نعت کے معنی یوں بیان کیے گئے ہیں:

''یہ لفظ با معنی مطلق وصف ہے، لیکن اس کا استعمال آنحضرت کی ستائش اور ثناء کے لیے مخصوص ہے۔''(1)

نعت ایک قدیم صنفِ سخن ہے، جس کے لیے کوئی مستقل ہیئت مخصوص نہیں ہے، مختلف ادوار میں مختلف ہیئتوں میں نعتیں لکھی گئی ہیں۔ تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو نعت عربی سے فارسی میں منتقل ہوئی یہی وجہ ہے کہ اردو میں نعت گوئی کا سلسلہ عربی اور فارسی زبان سے ہم کنار ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

ابوالاعجاز حفیظ صدیقی "کشاف تنقیدی اصطلاحات" میں لکھتے ہیں:

"سرورِ کائنات ﷺ کی بارگاہ میں شاعر کا نذرانۂ عقیدت نعت کہلاتا ہے۔ بالفاظِ دیگر نعت ان اشعار کو کہتے ہیں جن میں نبی عربی کی مدح و ستائش اور ان کے اوصاف و شمائل کا تذکرہ ہو۔"(2)

Vol.6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

اردو کے ابتدائی دور میں خواجہ بندہ نواز گیسو دراز، فخر الدین نظامی، سید برہان الدین شاہ، شیخ صدر الدین، شاہ میراں جی، شیخ بہاؤ الدین باجن کے صوفیانہ کلام میں نعت کے عمدہ نمونے ملتے ہیں۔اسی طرح ولی دکنی اور کرامت علی شہیدی کے دور میں نعت کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔1857ء کے بعد نعت کے حوالے سے مولانا الطاف حسین حالی اور مولانا شبلی نعمانی نے کام کیا۔بعد ازاں نظم طباطبائی، مولانا احمد رضا خان بریلوی، بیدم وارثی، مولانا محمد علی جوہر، بہزاد لکھنوی، محسن کاکوری اور ماہر القادری جیسے اہم نعت گو شعرا کرام سامنے آئے۔

اردو میں نعت گوئی کا فن عربی اور فارسی کے اثرات قبول کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔اردو کی چار سو سالہ تاریخ میں نعتوں کا بہت بڑا ذخیرہ جمع ہوا ہے۔جس میں آپ ﷺ کی سیرت اور شخصیت کے حوالے سے عقیدت کا اظہار کیا گیا ہے۔نعت کی اہمیت اور افادیت، حضور کے بے شمار اوصاف کی وجہ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیوں کہ آپ کی ذات ایک کامل انسان کا سب سے معتبر حوالہ بن کر سامنے آتی ہے۔محمد عبداللہ قریشی نعت گوئی کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

"نعت گو جب عشقِ رسولؐ میں ڈوب کر توحید و رسالت اور عبودیت کے نازک رشتوں میں کامل ہم آہنگی پیدا نہ کرے، جذباتِ عالیہ، درد، سوز و گداز، رفعتِ بیان اور حسنِ شوق سے آشنا نہ ہو اس وقت وہ نعت گوئی کے منصب سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔"(3)

برصغیر کی تاریخ میں 1857ء ایک خونچکاں باب تھا جس نے برصغیر کے مسلمانوں کو روحانی، فکری اور جسمانی طور پر کرب و آلام سے ہم کنار کیا۔اس عہد میں برصغیر کے مسلمانوں کو جس ذہنی کرب سے گزرنا پڑا اس سے باہر آنے کے لیے انھیں روحانی تقویت کی بہت ضرورت تھی۔ان حالات میں مولانا الطاف حسین حالی کی قومی و ملی شاعری نے بہت اہم کردار ادا کیا۔اس کے علاوہ مولانا شبلی نعمانی نے سوانح و سیرت کے حوالے سے جو قابلِ قدر کام کیا وہ بھی مسلمان قوم کی روحانی آسودگی کا باعث بنا۔اس سے قبل اردو شاعری کے دکنی ادوار میں جو مثنویاں لکھی گئیں ان میں بھی حمد و نعت کے اشعار کثرت سے ملتے ہیں۔دکن کے بعد دہلی اور لکھنؤ کے شاعروں نے بھی حمد و نعت کی تخلیق میں اپنا اپنا کردار ادا کیا اس حوالے سے محسن کاکوروی کا نام بہت نمایاں ہے۔اردو شاعری میں نعتیہ قصائد کے ضمن میں محمد رفیع سودا نے قابلِ قدر کام کیا۔مولانا حالی کے دور تک آتے آتے اردو شاعری میں حمد و نعت کی روایت نہ صرف مستحکم ہوئی بلکہ اس میں جدید رنگِ سخن بھی پیدا ہوا۔معروف محقق و نقاد پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا لکھتے ہیں:

"اردو کی جدید نعت کا آغاز مولانا الطاف حسین حالی سے ہوتا ہے"(4)

ہر چند اردو میں جدید نعت گوئی کی بنیاد مولانا الطاف حسین حالی نے رکھی تاہم ان کے بعد حضرت ڈاکٹر علامہ اقبال وہ اہم ترین شاعر ہیں جنھوں نے نعتیہ شاعری کو ایک نیا اسلوب اور آہنگ عطا کیا۔قیامِ پاکستان کے بعد نعت گوئی کے سفر میں اور زیادہ وسعت پیدا ہوئی۔نعتِ نبی ﷺ لکھنے کا اور زیادہ رجحان پیدا ہوا۔نعتِ رسولِ مقبولؐ کے دو اسلوب خاص طور پر سامنے آتے ہیں۔(الف)عاشقانہ نعت،(ب)عارفانہ نعت۔عاشقانہ نعت میں عشق و محبت کے جذبات بہت فراواں ہوتے ہیں جبکہ عارفانہ نعت میں صوفیانہ رنگ زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔برصغیر میں نعت گوئی کے ضمن میں صوفیا کرام نے بھی بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔جس کا تذکرہ اکثر تاریخ نویسوں نے کیا ہے۔ڈاکٹر جمیل جالبی "تاریخ ادبِ اردو" میں رقم طراز ہیں:

"اردو کے ابتدائی دور میں ہمیں اولیا کرام کے وہ فقرے بھی ملتے ہیں جن میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔"(5)

انیسویں اور بیسویں صدی اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ ان ادوار میں نہ صرف جدید نثری و شعری اصناف کے حوالے سے تخلیقی کام ہوا بلکہ حمد و نعت کے بھی بہت سے مجموعے منظرِ عام پر آئے۔جس کی وجہ سے حمد و نعت کو اور زیادہ فروغ حاصل ہوا۔پروفیسر انور جمال نعت گوئی میں بیان اور اظہار کے نئے اسالیب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"جدید شعرائے نعت نے اس صنف میں بیان کے نئے موضوعات اور اظہار کے اسالیبِ نو تلاش کیے ہیں۔چنانچہ نعت میں ذات کا کرب، آشوبِ عصر اور غمِ حالات کے موضوعات بھی شامل ہوئے ہیں۔"(6)

اردو وہ خوش قسمت زبان ہے جس میں کاروانِ نعت ہر دور اور ہر زمان میں رواں دواں رہا ہے۔ عصرِ رواں کے نمایاں شاعروں میں ایک اہم نام جناب مرتضیٰ اشعر کا ہے۔مرتضیٰ اشعر وہ خوش قسمت سخن ور ہیں جو ملتان میں حمد و نعت کے حوالے سے کام کر رہے ہیں۔" الف اللہ"، "م۔محمد" اور "س۔سلام" مرتضیٰ اشعر کے وہ تدوینی شاہکار ہیں جو ملتان اور پورے پاکستان میں حمد و نعت کی تفہیم اور تحقیق میں حوالہ جاتی ماخذات کے طور پر بہت اہمیت کے حامل ہیں۔مرتضیٰ اشعر وہ خوش

Vol.6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

قسمت شاعر ہیں جن کی نعتیہ شاعری اپنے باطن میں عقیدتوں کے سمندر سموئے ہوئے ہے۔ان کا نعتیہ کلام عشقِ رسول کا ایک ایسا استعارہ بن کر ہمارے سامنے آتا ہے جو ہمیں اپنے دل کی آواز محسوس ہوتا ہے۔اس ضمن میں ان کے چند نعتیہ اشعار ملاحظہ کیجئے:

جس شخص نے کی آپ سے وابستگی قبول
ہونے لگی پھر اس کی ہر اک ان کہی قبول

کہتا ہوں نعت ایک عبادت سمجھ کے میں
کر لیجئے گا شاہ مری شاعری قبول

عشقِ رسولِ پاک کا ہے فیض مرتضےٰ
جو ہو رہی ہیں ساری دعائیں مری قبول

نعت نگاری کے لیے سب سے اہم عشقِ رسول ؐ کا جذبہ ہے۔کیونکہ یہی وہ جذبہ صادق ہے جو عشقِ حقیقی تک رسائی کا باعث بنتا ہے، مرتضیٰ اشعر کی نعتیہ شاعری عشقِ رسول ﷺ سے لبریز ہے۔ان کا حرف حرف عقیدتوں اور محبتوں کے لا متناہی سلسلوں سے منسلک ہے۔حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس ہر زمانے کے لیے باعثِ رحمت ہے اور مرتضیٰ اشعر نے اپنے نعتیہ کلام میں آپ ﷺ کی رحمتوں کا تسلسل سے ذکر کیا ہے۔مرتضیٰ اشعر وہ خوش بخت شاعر ہے جنہیں اپنے گھر میں مذہبی ماحول میسر آیا،ان کے والدِ گرامی قدر ایک صوفی بزرگ تھے،لہٰذا ان کے گھر میں درود و سلام کی محافل منعقد ہوتی رہتی تھیں۔ایسے پاکیزہ ماحول میں انہیں نعتِ رسولِ مقبول ﷺ کہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔مرتضیٰ اشعر ایک سچے عاشقِ رسول ہیں لہٰذا ان کی نعتیہ شاعری میں عشق و محبت اور عقیدت و مؤدت کے جذبات نمایاں نظر آتے ہیں۔

ان کے چند نعتیہ اشعار جن سے ان کی جذباتی عقیدتوں کے گوہر لب و لہجے کے فطری پن کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ملاحظہ ہوں:

وہ جس کا سایہ ازل سے نشانِ رحمت ہے
مدارِ جاں پہ وہی سائبانِ رحمت ہے

لبوں کا ورد ہے سرکارِ رحمتِ عالم
وہ نخلِ عشق کا امکاں ، جہانِ رحمت ہے

سرور و کیف ملا نعت سے مجھے اشعر
مرا یقین ہے وہ جان ، جانِ رحمت ہے

جگہ مل جائے مدفن کی مدینے میں
لکھی ہو کاش میری بھی مدینے میں

مدینے کے مناظر کو بیان کیسے کروں میں

Vol.6 No.4 2023

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

مری آنکھیں وہاں کی دھول ہونا چاہتی ہیں

مرتضیٰ اشعر دوسرے اہلِ ایمان کی طرح روضہ رسول پر حاضری دینے کا خواہاں ہے۔ لہٰذا ان کی شاعری میں مدینہ منورہ میں جانے اور روضۂ رسولؐ پر حاضری دینے کی تمنائے بے تاب نمایاں طور پر محسوس کی جاسکتی ہے۔ وہ اس مضمون کو مختلف پیرائے میں نہایت محبت اور عقیدت سے شعری پیکر عطا کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ روضۂ رسول پر حاضری مرتضیٰ اشعر کی وہ قلبی آرزو ہے جو ان کے اشعار سے مسلسل جھلملا رہی ہے۔ مرتضیٰ اشعر چونکہ غزل کے پختہ کار شاعر ہیں لہٰذا انہوں نے زیادہ تر نعتیں غزلیہ ہیئت میں کہیں ہیں۔ ویسے بھی غزل وہ سدا بہار صنفِ سخن ہے جس میں ہر طرح کے موضوعات آسانی سے بیان کئے جاسکتے ہیں، لہٰذا مرتضیٰ اشعر نے اپنی نعت نگاری میں غزل کی ہیئت کو اپنے اظہار و بیان کا وسیلہ بنا کر نہایت ایمان افروز نعتیں کہیں ہیں۔ مرتضیٰ اشعر کی نعتیہ شاعری کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ انہوں نے نعت کو نبی کریم ﷺ سے مدد مانگنے کا وسیلہ بنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نعت گوئی میں ان کا اندازِ بیاں نہایت عاجزانہ ہے۔ وہ آپ ﷺ کی بارگاہ سے شفاعت کے طلب گار ہیں۔

میں کہاں جاؤں تیرے در کے سوا
ہے کہیں کیا اماں؟ اِدھر کے سوا

تیری چاہت ہے میرا سرمایہ
ورنہ دنیا میں کیا ہے شر کے سوا

چاہئے اور کیا؟ بھلا مجھ کو
میرے آقا کی اِک نظر کے سوا

حشر کا مجھ کو نہیں ہے خوف کوئی مرتضےٰ
میں اٹھوں گا شافعِ روزِ جزا کے سامنے

مرتضیٰ اشعر کی نعتیہ شاعری میں متنوع بحور کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔ فکری، فنی اور اسلوبیاتی حوالے سے دیکھا جائے تو ان کی نعتوں کا تشبیہاتی اور استعاراتی نظام بہت منفرد ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کا جذبۂ ایمانی بھی ان کی برابر راہنمائی کر رہا ہے۔ مرتضی اشعر نے اپنے نعتیہ کلام میں اپنے دل کے سچے جذبوں کو تابدار موتیوں کی صورت میں پرویا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے لفظ لفظ سے عقیدت جھلملاتی ہوئی نظر آتی ہے۔

آقا کی محبت ہی مرے پیشِ نظر ہو
در پیش مجھے جب بھی مدینے کا سفر ہو

وہ کیفِ حضوری ہو مجھے طوفِ نظر کا
اپنا ہی پتہ ہو، نہ کسی کی بھی خبر ہو

روشن ہے کائنات فقط اس کی ذات سے
وہ نور ہے اسی کا جو شمس و قمر میں ہے

لفظ لکھوں جو بھی، ہو وہ نعت کا صلّی علیٰ

Vol.6 No.4 2023

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

تذکرہ ہو آپ کی ہی ذات کا صلّی علیٰ

کرتے ہیں ترے اسم کا سارے ہی وظیفہ
اشعر وہ فرشتہ ہو کوئی جن کہ بشر ہو

حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ اور سیرتِ مقدسہ کے بیان سے مرتضیٰ اشعر کا نعتیہ کلام اور زیادہ اہم اور معتبر ہو جاتا ہے۔ مرتضیٰ اشعر کا سلسلۂ نسب القریش خاندان سے ہے اس لیے انہیں سرزمینِ حجاز سے بھی ایک خاص نسبت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ سرزمینِ عرب میں بسر ہوئی لہٰذا مرتضیٰ اشعر کے نعتیہ اشعار میں سرزمینِ حجاز کی خوشبو بھی بخوبی محسوس کی جاسکتی ہے۔

ایسا سبب بنے کہ مدینے میں جا بسوں
ہو جائے کاش میری، تمنا دلی قبول

ملے گا اذن دربارِ رسالت سے مجھے اشعؔر
مدینے کے مسافر پہ شہِ بطحا کا احساں ہے

پرتوِ اجمالِ احمد کا سبب ہے یہ بہار
طیبہ میں دیکھئے صبح و مسا کی روشنی

ماہیا ایک پنجابی صنفِ سخن ہے جس میں پنجاب کے ماحول اور کلچر کی خوشبو بسی ہوئی ہے۔ مرتضیٰ اشعر نے نعتیہ ماہیے بھی کہے ہیں۔ جن میں عقیدت اور مدینے میں حاضری کی تمنا فزوں تر نظر آتی ہے۔ مرتضیٰ اشعر کی ماہیا نگاری میں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی سے وابستگی کے کئی رنگ نظر آتے ہیں۔ مرتضیٰ اشعر کی ماہیا کی ہیئت میں نعتیہ کلام کی بہت اہمیت ہے کیوں کہ نعتیہ ماہیے بہت کم لکھے گئے ہیں۔ ان کے اردو ماہیوں کے مجموعے "کیوں نیند ادھوری ہے" میں نعتیہ ماہیے کثرت سے موجود ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر سعادت سعید "اردو ماہیے اور مرتضیٰ اشعر" کے عنوان سے لکھے ہوئے اپنے مضمون میں رقم طراز ہیں:

"مرتضیٰ اشعر نے اپنے اظہار کو بقدرِ ظرف وسعت دینے کے لیے حمد و نعت، ہائیکو، ماہیا، غزل اور نظم کی اصناف سے راہ و رسم پیدا کی ہے۔ انھوں نے ان اصناف کو اپنے مخصوص ثقافتی پس منظر میں استعمال کر کے انھیں نیا آہنگ دینے کا اہتمام کیا ہے۔"(7)

مرتضیٰ اشعر کے ماہیوں کے مجموعے "کیوں نیند ادھوری ہے" میں نعتیہ ماہیوں کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ماہیا جیسی لوک صنفِ سخن کو بھی مدحتِ رسولؐ کے لیے ایک مؤثر شعری اظہاریہ سمجھتے ہیں۔ مرتضیٰ اشعر نے چونکہ ملتان میں حمد، نعت اور سلام کے تین قابل قدر انتخاب بھی شائع کیے ہیں لہٰذا انھوں نے اپنی ماہیا نگاری کے تخلیقی سفر میں حمدیہ اور نعتیہ ماہیے بھی تخلیق کیے ہیں۔ ان کے ماہیے، عقیدت و محبت کے آئینہ دار ہونے کے باوصف اردو ماہیے کی فکری و ہیئتی روایت سے بھی وابستہ و پیوستہ ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر اسلم بدر لکھتے ہیں:

"حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ والاصفات سے عقیدت و احترام اور والہانہ محبت کے جذبے سے بھرپور ماہیوں میں مرتضیٰ اشعر کا اندرون صاف جھلکتا نظر آتا ہے۔ نعت گوئی یوں بھی تلوار کی دھار یا پُل صراط پر چلنے کا نام ہے کہ ذرا سی لغزش شاعر کو کاٹ کے رکھ دے گی یا وہ پل کے نیچے بہتے ہوئے جہنم میں گر پڑے گا۔ ایجاز و اختصار پر مبنی ماہیا کی صنف نعت گوئی کے لیے فطری عقیدت اور وہبی صلاحیت کے ساتھ فنی اکتساب و احتساب اور تمام نزاکتوں کی متقاضی ہے۔ مرتضیٰ اشعر اس پُل صراط سے بہت سنبھل سنبھل کر گزرتے نظر آتے ہیں۔"(8)

آثار بتاتے ہیں
دل مرا کہتا ہے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

سرکار بلاتے ہیں

--

نعتوں کا اُجالا ہے
عشقِ محمد تو
بخشش کا حوالہ ہے

--

جو پیار لگاتے ہیں
ڈوب نہیں سکتے
وہؐ پار لگاتے ہیں

--

اس ذکرِ رحمت میں
مشغول رہیں ہم
آقاؐ کی مدحت میں

--

سرو ، سمن ، گل ، لالہ
ایک ہی درد مرا
کالی کملی والا

--

کونین کا رہبر ہے
سارے عالم کا
بس وہؐ پیغمبر ہے

مرتضیٰ اشعر کی نعتیہ شاعری اس وصف سے بھی مالامال ہے کہ ان کے ہاں روایت اور جدت کا حسین امتزاج ملتا ہے۔ان کا نعتیہ کلام ایک عاشقِ رسول کے ایمان و عشق کا معتبر ترین حوالہ ہے۔ان کا نعتیہ مجموعہ کلام ایک روح پرور اور عقیدت افروز اظہاریہ ہے جو انشاءاللہ ان کی نجات کا وسیلہ بنے گا۔

حوالہ جات

1۔ مولوی نورالحسن، نوراللغات، جلد چہارم، ص681
2۔ حفیظ صدیقی، ابوالاعجاز، "کشاف تنقیدی اصطلاحات"، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 1985ء ص200
3۔ محمد عبداللہ قریشی، (فلیپ) "اردو کی نعتیہ شاعری"، فرمان فتح پوری (لاہور: آئینہ ادب، 1967ء)
4۔ خواجہ محمد زکریا، پروفیسر ڈاکٹر، (مضمون)، مشمولہ: دنیا نیوز، فیصل آباد: 12فروری2014ء
5۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، "تاریخ ادبِ اردو" جلد اول (لاہور: مجلس ترقی ادب، بار ششم، 2007ء)ص101
6۔ انور جمال، پروفیسر، "ادبی اصطلاحات" (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 1998ء)ص114
7۔ سعادت سعید، پروفیسر، ڈاکٹر، "مرتضیٰ اشعر کی ماہیا نگاری" (مضمون) مشمولہ: کیوں نیند ادھوری ہے، (ملتان: غلام طاہر رانا پبلی کیشنز، 2021ء)ص6
8۔ اسلم بدر، پروفیسر ڈاکٹر، ""مرتضیٰ اشعر کی ماہیہ نگاری" (مضمون) مشمولہ: کیوں نیند ادھوری ہے، (ملتان: غلام طاہر رانا پبلی کیشنز، 2021ء)ص9